پرکاش نارائن شرما

بنام۔

برما شیل کوپریشن ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ۔

21 اگست 2002

آرسی لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز

دہلی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1972 - دفعات 60 اور 93- کوآپریٹو سوسائٹی اور اپیل کنندہ کے درمیان تنازعہ- ثالث کی تقرری- سول کورٹ جو ثالث کو ثالثی کی کارروائی کے ساتھ آگے بڑھنے سے روکتی ہے- سماعت کی مقررہ تاریخ پر ثالث کے سامنے کوآپریٹو سوسائٹی کی عدم پیشی- ثالث اپیل کنندہ کے حق میں ایک طرفہ ایوارڈ پاس کر رہا ہے- ایوارڈ کو چیلنج کیا گیا- واحد جج نے سول کورٹ کے پابندی کے حکم کے پیش نظر ایک طرفہ ایوارڈ کو کالعدم قرار دیا- ڈویژن بنچ نے کہا کہ سول کورٹ کسی بھی سول سوٹ پر غور کرنے کے قابل نہیں ہے جس پر اس ایکٹ کے تحت کوئی اتھارٹی اس طرح کے پابندی کے حکم پر عدالتی فیصلہ کالعدم کرنے کے قابل ہے۔- نیز ثالث روک تھام کے حکم کو اس لیے نظر انداز کر سکتا تھا کہ وہ اس پر پابند نہیں ہے- اپیل ہونے پر، ایسے معاملات میں متاثرہ شخص کو پہلے اپنے دائرہ اختیار کے سوال پر عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے سول کورٹ سے رجوع کرنا چاہیے اور پھر اس کے حکم کو خالی کرنا چاہیے یا واپس لینا چاہیے اگر یہ وہ ہے جسے بنانے کا اسے قانون میں دائرہ اختیار نہیں ہے- جب تک کہ یہ نہیں کیا جاتا ہے مجاز عدالت کے حکم کی پابندی کی جائے- اس طرح ثالث کے سامنے یک طرفہ کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے اور فریقین دو طرفہ سماعت کریں۔

فیصلہ/حکم- پابند کرنے والا اثر- مجاز عدالت کا حکم- پابند رہتا ہے، جب تک کہ اسے خالی یا الگ نہ کیا جائے- اسے کالعدم قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پلاٹ کی الاٹمنٹ کے حوالے سے اپیل کنندہ اور جواب دہندہ سوسائٹی کے درمیان تنازعہ کو عدالتی فیصلہ کے لیے ثالث کے پاس بھیج دیا گیا تھا۔ جواب دہندہ سوسائٹی نے ثالث کی تقرری کو چیلنج کیا۔ سول کورٹ نے ثالث کو ثالثی کی کارروائی کے ساتھ آگے بڑھنے سے روک دیا۔ سماعت کی اگلی تاریخ پر جواب دہندہ سوسائٹی ثالث کے سامنے پیش نہیں ہوئی۔ ثالث یک طرفہ طور پر آگے بڑھا اور اپیل کنندہ کے حق میں ایوارڈ پاس کیا۔ ناراض، جواب دہندہ سوسائٹی نے ایوارڈ کے خلاف اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے سول کورٹ کی طرف سے منظور کردہ پابندی کے حکم کے پیش نظر ایک طرفہ ایوارڈ کو کالعدم قرار دے دیا۔ اپیل پر،

ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ سول کورٹ کسی بھی دیوانی مقدمہ پر غور کرنے کی مجاز نہیں ہے جس پر ایکٹ کے تحت کوئی اتھارٹی فیصلہ سنانے کی مجاز ہے، اور اس لیے، سول کورٹ کی طرف سے منظور کیا گیا پابندی کا حکم کالعدم تھا اور غیر عدالتی حکم تھا۔ نیز ثالث، جب پابندی کے حکم سے آگاہ کیا جاتا تو وہ حکم کو اس پر پابند نہ ہونے کے طور پر نظر انداز کرسکتا تھا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے

منعقد: جہاں سول عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج کرنا قانونی طور پر ضروری بنیادوں کی دستیابی پر فراہم کیا جاتا ہے، سول عدالت سول مقدمہ دائر کرسکتی ہے۔ اس طرح عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے اس فیصلے سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا کہ کوآپریٹو سوسائٹی کے رجسٹرار کے سامنے زیر التواء کارروائی کے سلسلے میں سول عدالت کسی بھی حالت میں سول مقدمہ نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ یہ نظریہ کہ کوآپریٹو سوسائٹی کا رجسٹرار سول کورٹ کے حکم کو نظر انداز کرسکتا تھا کیونکہ ایکٹ کی دفعات (3)93، 93(1)(سی) اور 60 کے پیش نظر اس پر پابند نہیں ہے، قبول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک خطرناک تجویز ہوگی کہ اسے ایک قانون کے طور پر پیش کیا جائے کہ کوئی بھی فرد یا اتھارٹی سول کورٹ کے حکم کو نظر انداز کر کے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار خود سنبھال سکتا ہے کہ سول کورٹ کا حکم غیر عدالتی طور پر ایک ہے۔ اس طرح کے معاملے میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ متاثرہ شخص پہلے سول عدالت سے رجوع کرے اور قانون کی متعلقہ دفعات کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائے اور اس سے اپنے دائرہ اختیار کے سوال پر فیصلہ سنانے کا مطالبہ کرے اور اس کے حکم کو خالی کرنے یا واپس لینے کا مطالبہ کرے اگر وہ ایسا حکم ہے جو اسے قانون میں دائرہ اختیار نہیں تھا۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا، مجاز عدالت کے حکم کی تمام متعلقہ افراد کو اطاعت اور احترام کرنا چاہیے۔ ایک عدالتی حکم، جو اس کے چہرے پر غلط نہیں ہے، کو تمام نتائج پر مشتمل اثر دیا جانا چاہیے، جب تک کہ اسے باضابطہ طور پر تشکیل شدہ عدالتی کارروائی میں کالعدم قرار نہیں دیا جاتا۔ اس طرح ثالث کے سامنے یک طرفہ کارروائی کو ایک طرف رکھ دیا جانا چاہیے اور فریقین نے دو طرفہ سماعت کی جانی چاہیے۔ اس وقت کے ثالث کی میعاد ختم ہونے کے بعد، ایک نیا ثالث مقرر کیا جائے گا جو اس تاریخ سے کارروائی دوبارہ شروع کرے گا جس کے ساتھ پیشرو ثالث نے جواب دہندہ نمبر 1 کے خلاف یک طرفہ کارروائی کی تھی، بشرطیکہ اس حکم کے تحت جو سول کورٹ کے ذریعے منظور کیا جاسکے۔ (647-بی-جی)

دھولا بھائی بنام ریاست مدھیہ پردیش، اے آئی آر (1969) ایس سی 78، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 5180۔

2000 کے ایل پی اے نمبر 466 میں دہلی عدالت عالیہ کے 27-4-2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جی ایل سنگھی، کے سبّاراؤ اور ٹی وی رتنم۔

جواب دہندہ کے لیے راکیش منجل اور سدھیر نندراجوگ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آر۔ سی۔ لوہتی جسٹس : اجازت دی گئی۔

جواب دہندہ نمبر 1 ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہے جو دہلی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1972 (اس کے بعد مختصر طور پر

'ا یکٹ') کے زیر انتظام ہے۔ ایس این شرما اور جواب دہندہ نمبر 1 کے درمیان تنازعہ تھا۔ سابق نے سوسائٹی کی طرف سے پلاٹ کی الاٹمنٹ کا حقدار ہونے کا دعوی کیا اور الاٹمنٹ سے غیر قانونی اور بلا جواز طور پر محروم ہونے کی شکایت کی۔ جوائنٹ رجسٹرار (ثالثی) نے اپنے تاریخ کے 29-7-1988 کے حکم کے ذریعے، تنازعہ کو ایک شری ایس سی گپتا ایس این شرما کے ذریعے عدالتی فیصلہ لیے بھیجنے کی ہدایت کی جس کی میعاد 28-12-1988 پر ختم ہوگئی جس کے بعد قانونی نمائندے بچ گئے جن کے حقوق کا دعوی اپیل کنندہ نے کیا ہے کہ وہ اس میں شامل ہوگئے ہیں۔

ثالث کی تقرری کو سوسائٹی نے ایڈیشنل ضلعی جج، دہلی کی عدالت میں سول مقدمہ دائر کر کے چیلنج کیا تھا، جس نے 4-10-1989 کے ایک عبوری حکم نامے کے ذریعے ثالث کو ثالثی کی کارروائی کے ساتھ آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔ کچھ تنازعہ ہے کہ آیا پابندی کا حکم دیا گیا تھا یا ثالث کے علم میں لایا گیا تھا یا نہیں؛ حقیقت یہ ہے کہ 4-10-1989 کے بعد مقرر کردہ سماعت کی اگلی تاریخ پر سوسائٹی ثالث کے سامنے پیش ہونے میں ناکام رہی۔ ثالث یک طرفہ طور پر آگے بڑھا اور 26-10-1989 پر اپیل کنندہ کے دعوے کو برقرار رکھتے ہوئے ایک فیصلہ دیا۔ سوسائٹی نے ایوارڈ کے خلاف اپیل کو ترجیح دی جبکہ اپیل کنندہ نے اس پر عمل درآمد کی درخواست کی۔ عمل درآمد کرنے والے اتھارٹی نے سوسائٹی کی زمین کا ایک پلاٹ منسلک کرنے کی ہدایت کی۔ سوسائٹی کی طرف سے دہلی عدالت عالیہ میں ایک دیوانی تحریری درخواست دائر کی گئی جس کی سماعت ایک فاضل واحد جج نے کی، جس نے 18-8-2000 کے حکم کے ذریعے، 26-10-1989 کے ایک طرفہ ایوارڈ کو ایک رائے قائم کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ سول کورٹ کی طرف سے منظور کردہ پابندی کے حکم کے پیش نظر ایک طرفہ کارروائی اور ایک طرفہ ایوارڈ کو خراب کر دیا گیا تھا۔ فاضل واحد جج نے دو طرفہ سماعت کو بحال کرنے اور نئے سرے سے ایوارڈ دینے کی ہدایت کی۔

اپیل کنندہ نے فاضل واحد جج کے حکم کے خلاف انٹرا کورٹ اپیل دائر کی۔ ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ ا یکٹ کی دفعات 60 اور 93 میں موجود دفعات کے پیش نظر، سول کورٹ کسی ایسے معاملے سے متعلق کسی بھی دیوانی مقدمہ پر غور کرنے کی مجاز نہیں ہے جس پر ا یکٹ کے تحت کوئی اتھارٹی فیصلہ سنانے کی مجاز ہو، اور اس لیے سول کورٹ کی طرف سے منظور کیا گیا پابندی کا حکم کالعدم تھا اور غیر عدالتی حکم تھا۔ ثالث، یہاں تک کہ اگر سول کورٹ کے پابندی کے حکم کے مندرجات سے آگاہ کیا جائے، یا اس سے آگاہ کیا جائے، تو اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ سکتا تھا کیونکہ دائرہ اختیار میں کمی والی سول کورٹ کا حکم کالعدم تھا۔ ڈویژن بنچ کی رائے میں تعلیم یافتہ سنگل جج کے نقطہ نظر کو قبول نہیں کیا جا سکا۔ تاہم، پھر بھی ڈویژن بنچ نے رائے دی:-

"یہ پہلے جواب دہندہ کا موقف بھی ہے کہ سول کورٹ کی طرف سے پابندی کا حکم منظور ہونے کے بعد، اس نے ثالث کے سامنے پیش ہونا بند کر دیا۔ پہلا جواب دہندہ یہ موقف اختیار کرنے میں کافی جائز ہے۔ پہلے مدعا علیہ کے عہدے پر موجود کسی بھی شخص نے سوچا ہوگا کہ ثالث ایڈیشنل ضلعی جج کے ذریعے پابندی کے حکم کی منظوری کے بعد تنازعات کے عدالتی فیصلہ ساتھ آگے نہیں بڑھے گا۔ معاملے کے اس تناظر میں پہلے جواب دہندہ کو 4 اکتوبر 1989 کے بعد ثالث کے سامنے پیش نہ ہونے پر قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ پہلے جواب دہندہ کو ثالث کے سامنے اپنے معاملے کو اجاگر کرنے اور بحث کرنے سے محروم کرنا غیر منصفانہ اور غیر منصفانہ ہوگا۔"

ڈویژن بنچ نے اس وقت کے ثالث شری ایس سی گپتا کی مدت درمیان میں ختم ہونے کی حقیقت کو دیکھا، اور اس لیے کوآپریٹو سوسائٹی کے رجسٹرار کو ہدایت دی کہ وہ فریقین کے درمیان تنازعہ پر فیصلہ سنانے کے لیے آنجہانی شری ایس سی گپتا کی جگہ ایک اور ثالث مقرر کریں۔ اس کے مطابق حکم دیا گیا اور رٹ اپیل کو نمٹا دیا گیا۔

ڈویژن بینچ کے حکم سے ناراضگی محسوس کرتے ہوئے یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ اپیل مسترد ہونے کے جوابدہ ہے۔ موجودہ مقدمے کے مقصد کے لیے ہم تنازعہ میں پڑنے کی تجویز نہیں کرتے کہ آیا سول کورٹ، شکایت میں کیے گئے دعووں پر، دیوانی مقدمے کی سماعت کر سکتی تھی اور ان شرائط میں پابندی کا حکم منظور کر سکتی تھی جن میں اس نے کیا تھا۔ ہمارے مقصد کے لیے یہ مؤقف اختیار کرنا کافی ہوگا کہ سوسائٹی کا جواب دہندہ نمبر 1، سول کورٹ سے ثالثی کو ثالثی کی کارروائی کے ساتھ آگے بڑھنے سے روکنے کا عبوری حکم کامیابی کے ساتھ حاصل کرنے کے بعد، اس یقین پر معقول طور پر عمل کر سکتا تھا کہ سول کورٹ کے پابندی کے حکم کے پیش نظر ثالث اپنے ہاتھ روک لے گا اور آگے نہیں بڑھے گا۔ بہتر ہوتا کہ سوسائٹی اپنے نمائندے کے بذریعے ثالث کے سامنے پیش ہوتی اور یا تو ثالث کو سول کورٹ کے بذریعے منظور کردہ حکم سے آگاہ کرتی، کم از کم اس بات کا پتہ لگانے کے لیے کہ آیا حکم موصول ہوا تھا یا ثالث کے علم میں لایا گیا تھا۔ سوسائٹی کی طرف سے اس طرح کی غلطی کے باوجود، یہ روک تھام کا حکم منظور کرنے میں سول کورٹ کے ساتھ دائرہ اختیار کی دستیابی کی قانونی حیثیت کا اتنا سوال نہیں ہے کیونکہ یہ سماعت کی مقررہ تاریخ پر ثالث کے سامنے سوسائٹی کی عدم پیشی کے لیے معقول وجہ کی دستیابی کا پتہ لگانے کا سوال ہے۔ ہم عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی اس دلیل سے متفق نہیں ہیں کہ سول کورٹ کسی بھی حالت میں رجسٹرار، کوآپریٹو سوسائٹی کے سامنے زیر التواء کارروائی کے سلسلے میں سول مقدمہ نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ جہاں سول کورٹ کے دائرہ اختیار کو خارج کرنا قانونی طور پر ضروری بنیادوں کی دستیابی پر بھی فراہم کیا جاتا ہے، سول کورٹ دھولا بھائی بنام ریاست مدھیہ پردیش، اے آئی آر (1969) ایس سی 78 میں اس عدالت کے آئینی بنچ کے ذریعے طے شدہ اچھی طرح سے طے شدہ پیرامیٹرز پر سول مقدمہ دائر کر سکتی ہے۔ کسی بھی صورت میں ہم ڈویژن بنچ کے اس نظریے کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ کوآپریٹو سوسائٹی کا رجسٹرار سول کورٹ کے حکم کو نظر انداز کر سکتا تھا کہ وہ ایکٹ کی دفعات (3)93، 93(1)(سی) اور 60 میں موجود دفعات کے پیش نظر اس پر پابند نہیں ہے۔ قانون کے طور پر یہ ایک خطرناک تجویز ہوگی کہ کوئی بھی فرد یا اتھارٹی سول کورٹ کے حکم کو نظر انداز کر کے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار خود سنبھال سکتا ہے کہ سول کورٹ کا حکم غیر عدالتی طور پر ایک ہے۔ اس طرح کے معاملے میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ متاثرہ شخص پہلے سول کورٹ سے رجوع کرے اور قانون کی متعلقہ دفعات کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائے اور اس سے اپنے دائرہ اختیار کے سوال پر فیصلہ سنانے کا مطالبہ کرے اور اس کے حکم کو خالی کرنے یا واپس لینے کا مطالبہ کرے اگر وہ ایسا حکم ہے جو اسے قانون میں دائرہ اختیار نہیں تھا۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا، مجاز عدالت کے حکم کی تمام متعلقہ افراد کو اطاعت اور احترام کرنا چاہیے۔ ایک عدالتی حکم، جو اس کے چہرے پر غلط نہیں ہے، کو تمام نتائج پر مشتمل اثر دیا جانا چاہیے، جب تک کہ اسے باضابطہ طور پر تشکیل شدہ عدالتی کارروائی میں کالعدم قرار نہیں دیا جاتا۔

مذکورہ بالا کے تابع ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ ثالث کے سامنے یک طرفہ کارروائی کو منسوخ کرنے

کا حق ہے اور فریقین نے دو طرفہ سماعت کی۔ شری ایس سی گپتا، اس وقت کے ثالث کی بدقسمتی سے میعاد ختم ہونے کے پیش نظر، ان کی جگہ ایک نئی تقرری کی ضرورت ہے۔ تاہم، ہم واضح کرتے ہیں کہ نومنتخب ثالث اس تاریخ سے کارروائی دوبارہ شروع کرے گا جس کے ساتھ پیشرو ثالث نے 1989-10-4 کے بعد جواب دہندہ نمبر 1 کے خلاف یک طرفہ کارروائی کی تھی، اس حکم امتناعی کے تابع جو سوسائٹی کی طرف سے دائر حکم امتناعی امتناعی درخواست پر سول کورٹ کے ذریعے منظور کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر لیکن وضاحت کے تابع جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے دیے گئے حکم کا عملی حصہ برقرار رکھا جاتا ہے۔ اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جائے۔

این جے

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document